چراغِ راہ

نغمۂ توحید

گفتگو لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
جستجو لَآ اِلٰہ اَلَّا اللّٰہ
چشم دل واکن و تماشا کُن
سو بسو لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
یم بہ یم، قطرہ قطرہ، بحر بہ بحر
جو بجو لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
از صراحی ترا ودو از جام
وزسبو لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
باغِ بود نبود را بخشد
رنگ و بُو لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
نی حقیقت زن و زور و فرزند
من و تو لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
ہست حرزِ منیع حصن و حصین
از عُدو لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
آنچنان زی کہ سو بسو بنی
روبرو لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
اعتبار تو لَا شَرِیکَ لَہٗ
آبرو لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
موبمو نقش کن بلوحِ دلم
ہو بہو لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''دیدۂ تر'' کے نام سے میرا اردو مجموعۂ کلام آج سے چالیس سال پہلے چھپ چکا تھا، یہ نسخہ اب نایاب ہے، میں نے ارادہ کیا کہ ''دیدہ تر'' کا اکثر حصہ اور اس کے بعد کا کلام مرتب کرلوں، اور اس کا آغاز بھی کیا، اچانک ایک واقعہ رونما ہوا جس سے میرا ارادہ بدل گیا۔

ہوا یوں کہ ۹ جون ۸۹ء کو جب میں نیند سے جاگا، تو میری زبان پر بلا ارادہ چار مصرعے آ گئے:

جب میں ذکرِ رسول کرتا ہوں　　پھول کھلتے ہیں خارزاروں میں
نقد قیمت وصول کرتا ہوں　　دین و دنیا کی نعمتیں پا کر

اس قطعہ کا ذہن پر زبردست اثر رہا اور پھر اسی بحر میں قطعات بنتے گئے جو سب کے سب نعت رسول پر متضمن تھے۔ ۲۶ جون تک ان کی تعداد سو سے متجاوز ہوگئی۔ میں نے چاہا کہ یہ سلسلہ جاری رہے۔ مگر اچانک بند ہوا۔ اس کے بعد میں نے بہت کوشش کی لیکن ایک قطعہ بھی نہ بن سکا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ سارے اردو کلام کو چھاپنے سے پہلے اپنا نعتیہ کلام شائع کروں جس میں یہ قطعات شامل ہونگے۔

میں عمر کی جس سرحد پر ہوں وہاں سے وہ اندھیری سرنگ صاف نظر آ رہی ہے جس میں سے ہر انسان کو گزرنا پڑتا ہے اپنے اعمال کی طرف دیکھتا ہوں تو نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، صرف اللہ کے عفو عام کی امید ہے اور حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا آسرا جسے میں سب سے بڑا سرمایا سمجھتا ہوں۔ اس نعتیہ کلام کا نام بھی چراغِ راہ رکھ رہا ہوں۔ اللہ کرے کہ اس کے طفیل میری برباد زندگی میں کچھ

معنی پیدا ہوں۔ اور مواخذۂ قبر وحشر سے نجات حاصل ہو، عمل قسم کی کوئی چیز میرے پاس نہیں، خدا گواہ ہے کہ تہید ست اور نادار ہوں۔

میں وقتاً فوقتاً قرآنی دعائیں اور حضورؐ کی دعائیں پڑھتا رہتا ہوں لیکن ایک دُعا وَتَقَبَّلْ حَسَناتِنَا پڑھتے ہوئے تامل ہوتا ہے کیونکہ سوچتا ہوں میرے پاس عمل ہے ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کس چیز کو قبول فرمائیں گے۔ ماچس لکھنوی کا یہ شعر اس مقام پر ہر روز یاد آتا ہے:

محشر میں جو شیخ آئے تو اعمال ندارد
جس مال کے تاجر تھے وہی مال ندارد

میرے بہت سے دوستوں نے ان قطعات کو سنا اور پسند فرمایا بلکہ مجھے اس مجموعہ کی اشاعت پر بہ اصرار آمادہ کیا، ان کا شکرگزار رہو، اللہ انھیں جزائے خیر دے۔

نعت لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ جان جوکھوں کا کام ہے۔ کیونکہ سب سے پہلی نعت خود خالق کاینات اللہ جل شانہ نے لکھی ہے۔ اور وہ قرآنِ مجید کی صورت میں ہمارے پاس ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے بجا طور پر فرمایا ہے:

''اگر تاریخ شریعت کے تمام وسائل معدوم ہو جائیں اور روایت وحکایت کے تمام صحایف سے قطع نظر کرلیا جائے جب بھی صاحب شریعت کے وجود سیرت کی تاریخی حقیقت اسی طرح بین و روشن رہے جس طرح تاریخ و روایت کے دفاتر میں ہے۔ اور اگر دنیا چاہے تو اس کی پوری سوانح عمری اور تاریخِ حیات ایک کتاب اللہ کی لوح محفوظ اور کتاب قیم سے، ہی بلا ایک نقطہ کی فروگزاشت کے مرتب کرے''۔

اس کے بعد خود بندگان خدا نے بھی نعت رسول لکھنا شروع کیا، مگر ان نعتوں اور خدائے ذوالجلال کی نعتوں میں وہی فرق رہا، جو خدا اور بندے میں ہے۔ عہد رِسالت میں حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما نے نعتیں

لکھیں۔ اور پھر دنیا کی ہر زبان میں عاشقانِ رسولؐ نے عقیدت کے پھول نچھاور کیئے۔ فارسی میں مولانا جامی، مولانا نظامی، خاقانی، عراقی، شیخ سعدی، مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہم نے لافانی نعتیں لکھیں۔ اردو زبان میں بڑے بڑے نعت گو شعرا پیدا ہوئے۔ ان میں حضرت محسن کاکوری رحمۃ اللہ کو حسان الہند کا خطاب ملا۔ ان کے علاوہ مولانا ظفر علی خان، حفیظ جالندھری، ہری چند اختر وغیرہ نے بعض ایسی نعتیں لکھی، جن کو بقائے دوام حاصل ہوا۔ اور متاخرین میں عاشق رسول حضرت اقبال رحمۃ اللہ سب پر بازی لے گئے۔ آج کل پاکستان میں مظفر وارثی، عبدالعزیز خالد اور احمد ندیم قاسمی بہت خوب صورت نعتیں لکھتے ہیں۔

ان تمام شواہد کی موجودگی میں مجھ ایسے کم سواد انسان کا نعت کے میدان میں قدم رکھنا عجیب سے لگتا ہے، عرفی نے کہا تھا:

عرفی رہِ نعت اس دریں بادیہ مشتاب
ہُشدار کہ کہ سر بر سرِ تیغ است قلم را

اور غالبؔ جیسے قادر الکلام شاعر نے اپنے عجز کا اظہار یوں کیا ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بیزداں گذاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

بہر حال یہ جرأت محض اس لیے کی ہے کہ خریدارانِ یوسف میں شام ہو جاؤں اور دل میں جو جذبات ہیں ان کا کسی قدر اظہار ہو سکے۔ اور اگر یہ تحفۂ درویش قبولیت کا شرف بھی پائے تو زہے نصیب!

۱۴/اکتوبر ۱۹۸۹ء

۱۲/ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

میر غلام رسول نازکیؔ

صبح کا وقت دل میں کیف و سرور
غم و اندوہ دُور، دل مسرور
روح مخمور، وجد میں ہیں طیور
وردِ جن و بشر، درودِ حضور

عالم جذب و وجد و کیف و سرور
تا بحدّ نگاہ جلوۂ طور
آپؐ کے سرمدی تصور سے
روح گاتی ہے نغمۂ یا نور

آج وقتِ سحر سے رہ رہ کر
یاد آتی ہے بارگاہِ رسولؐ
جیسے میری نصیب جاگے ہوں
جیسے میری دُعا ہوئی ہو قبول

پھول کھلتے ہیں خار زاروں میں
جب میں ذکر رسول کرتا ہوں
دین و دنیا کی نعمتیں پاکر
نقد قیمت وصول کرتا ہوں

فطرت اللہ کی ادائے جمیل
شاہکارِ فن خدائے جلیل
تاجدارِ حرم دُعائے خلیل
اِک نگاہِ کرم شفائے علیل

فاتحِ وسعتِ زمان و مکاں
مصدرِ جود، منبع عرفاں
انبیا و رسل میں والا شان
سیّدِ کَانَ خُلُقُہٗ القُرآن

گم ہیں آفاق ذات میں جس کی
علم جس کا ہے بحر و بر پر محیط
ایک لمحہ ازل سے تا بہ ابد
ذرّہ ریگ کایناتِ بسیط

رفعتِ شان سیّد لولاک
برتر از ماہ و مہر و ہفت افلاک
اس تناظر میں کاینات بسیط
بحرِ موّاج میں خس و خاشاک

دیکھ کر آپؐ کی شبیہ ملیح
پڑھ رہے ہیں ملایکہ تسبیح
مصحفِ رُخ قرآن کی توضیح
آپؐ کی یاد، روح کی تفریح

وجہِ تکوین عالمِ ناسوت
شاہباز بلندئے ملکوت
راز دانِ سرایرِ جبروت
خازنِ گنج خانۂ لاہوت

برتوِ عارضِ محمد سے
ذرّہ ذرّہ ہے مطلع انوار
سینۂ صاف مہبطِ جبریل
معدنِ نور، مخزنِ اسرار

آپؐ کے در کی خاک کا ذرّہ
سرمۂ دیدۂ اولو الابصار
آپؐ کا نام روح کا آرام
آپؐ کی ذات مرکزِ ادوار

غمِ انسانیت میں شب بیدار
بے کسوں، بے نواؤں کا غم خوار
امن او صلح کا علمبردار
صفِ جنگاہ میں سپہ سالار

دھیرے دھیرے چلی نسیم بہار
پتے ہلتے ہیں، پھول کھلتے ہیں
والضحیٰ رُخ پہ پردہ واللیل
جس طرح دونوں وقت ملتے ہیں

چار جانب سے اُڑ رہی تھی دھول
کفر کی گرد، نفرتوں کے ببول
ساری دنیا تھی وسعتِ صحرا
اس میں اک پھول تھا، گلاب کا پھول

رہنمائے رہِ صلاح و فلاح
عبدِ محبوب فالق الاصباح
آپؐ کے ذات سے ہے زندہ حیات
مرحبا روحِ عالم ارواح

جبرئیل امین کے ممدوح
جسم ارض و سما، تو آپؐ ہیں روح
ان کے آنے کی دے گئے تھے خبر
موسیٰ و عیسیٰ و شعیب و نوح

ذاتِ والا سے مستفید ہوئے
گورے کالے بھی لاجور دی بھی
ہیں اسی آفتاب کی کرنیں
نقشبندی بھی، سہروردی بھی

جو بھی تھے یا وہ گشتگانِ طریق
آپؐ نے سب کو باریاب کیا
راہ گم کردہ ابنِ آدم کو
بندۂ مالکِ رقاب کیا

تیرا روضہ مشارق الانوار
ذرّہ ذرّہ تھا جامع البرکات
سب فرشتے تھے سر جھکائے ہوئے
پڑھ رہے تھے دلایل الخیرات

آپؐ کی ذات فخر موجودات
آپؐ کا نام جامع الخیرات
آپؐ کی یاد رافع الدرجات
آپؐ کا ذکر رنج و غم سے نجات

آپؐ کو حق نے علم بخشا ہے
جو کسی اور کو نہیں بخشا
آپؐ کے دور کو جو فیض ملا
وہ کسی دور کو نہیں بخشا

آپ کے دین جان و دل سے قبول
منطقی کا غرور، نا منظور
نقش برسنگ آپؐ کی تلقین
فلسفی کا فتور، نا منظور

سایۂ رحمت، آیۂ رحمت
آپؐ کے در سے دور ہوں کہ قریب
موردِ لطف خاص لاَ تحزَن
حاملِ عفوِ عام لا تثریبَ

سِدرَۃُ المُنتَہیٰ سے بھی آگے
ان کی پرواز آنسوئے گردوں
رونق افروزِ برج عرش بریں
درجِ لاہوت کا دُرِ مکنوں

آپ کا قرب خاص جب دیکھا
رہ گیا دنگ عالم بالا
پڑھ رہے تھے ملک اَلَم نَشرَح
حوریں، سُبحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ

قرب وہ قربِ خاص تھا جس میں
مٹ گیا فاصلہ زمانوں کا
عبد و معبود میں رہا باقی
بعد بس صرف دو کمانوں کا

عَبدَہٗ بن گیا جب اس نے کہا
دیکھ کر لا اِلٰہ اِلَّا ہو
عبد ہم سب ہیں ایک مولیٰ کے
عَبدَہٗ ایک، لا شَریک لہٗ

سورۂ نور، لوحِ پیشانی
نون و والنجم خلق کا مضمون
رات بھی بھیج مصطفیٰ پر درود
فاش کر دل پہ رازِ کُن فَیَکُون

عارفِ ذات، راز دانِ صفات
سرورِ کائنات، روحِ حیات
دین و دنیا میں قبلۂ حاجات
تجھ پہ صلوات، سیّد السّادات

سرمدی زمزمہ ہے میرا وجود
ہر نفس تارِ نغمۂ داؤد
دیکھ میری نماز میرا سجود
مصطفیٰ پر درود، لاکھ درود

حوریان فلک، جماد و نبات
خالقِ کائنات خود دن رات
آپؐ کی ذات پر بروئے قرآن
بھیجتے ہیں درود کی سوغات

کرم وجود مصطفیٰ کا وجود
لافنا، لازوال، لا محدود
اس کو پابندِ صبح و شام نہ کر
فرضِ دایم ہے مصطفیٰ پر درود

رحمتِ حق مدام آئے گی
صبح آئے گی شام آئے گی
جوڑ کر رکھ درود کی دولت
آخری وقت کام آئے گی

جو دُعا بھی کرو گے پڑھ کے درود
لازماً ہوگی مستجاب و قبول
ہاں مگر احتیاط لازم ہے
دھار تلوار کی ہے نعتِ رسول

آوَ اے جاہلانِ نا آگاہ
آوَ اے عاصیان حال تباہ
آوَ آے طالبان راہِ نجات
حَسبُکُم حَسبُنَا رَسُوْلُ اللہ

اُن پہ صلوات کاروبارِ فقیر
ان کی خیرات، اقتدار فقیر
ان کی اِک بات، اعتبار فقیر
عرضِ حالات روزگار فقیر

جب سے میرا شعور جاگا ہے
آپ میرے بدن میں رہتے ہیں
ذکر میں، فکر میں، خیالوں میں
روح میں، جان و تن میں رہتے ہیں

اک زمانے سے میرا دعوے ہے
ہوں غلامِ محمد عربی
آپ تصدیق اس کی فرمالیں
اللہ اللہ میری خوش لقبی

ایک خاکی فلک نشیں ہوگا
ٹھیکرا قیمتی نگیں ہوگا
نظرِ کیمیا اثر کی قسم
آپ چاہیں تو کیا نہیں ہوگا

ایک بدکار مردِ ناہنجار
چشمِ مردم میں پیکرِ حسنات
آپ نے مجھ کو آبرو بخشی
ورنہ میں کون کیا مری اوقات

زندگانی تمام لاف و گزاف
دل میں پاکیزگی نہ نورِ عفاف
مجھ سے کیا پوچھتے ہو کیا ہوں میں
ننگِ اسلاف، خالی از اوصاف

نارسا، نامراد، ناہنجار
بے ادب، بے تمیز، بے مقدار
کم نظر، کم سواد، کم معیار
نظرِ کیمیا اثر، اک بار

خود کو جب دیکھتا ہوں، کہتا ہوں
مجھ سے بدتر کوئی نہیں ہوگا
آپؐ اگر مجھ پہ ایک نظر ڈالیں
مجھ سے بہتر کوئی نہیں ہوگا

آپؐ کے پاس ہوں تو ہوتے ہیں
جبرئیل امین انیس و جلیس
آپؐ سے دور رہ کے بنتا ہوں
دیو، طاغوت، اہرمن، ابلیس

ہر مرض کے لیے خدا کی قسم
آپ کی اک نگاہ شافی ہے
خاک بنتی ہے کیمیا اکسیر
آپ کی اک نگاہ کافی ہے

خالقِ کاینات کے محبوب
آپ کی خاکِ در سے ہوں منسوب
آپ ڈالیں نظر، ہٹالیں نظر
ہے مرے بخت کا طلوع و غروب

دل صد چاک، آپ کی خیرات
چشم نمناک، آپ کی خیرات
دوست دشمن کی زد سے ہوں محفوظ
شاہِ لولاکؐ! آپ کی خیرات

پڑگیا آپ کی نوازش سے
میری گردن میں آپ کا پٹہ
آپ کے چار یار آپ کے ساتھ
میں ہوں اصحابِ کہف کا چھٹا

اب فرشتوں کی بارگاہ میں ہوں
جلوہ افروز مہر و ماہ میں ہوں
خالقِ خلق کی نگاہ میں ہوں
جب سے میں آپ کی پناہ میں ہوں

جب کسی کو خدا نہ دے توفیق
بو الحکم عین جہل بنتا ہے
آپ کی اک ذرا توجہ سے
ایک نا اہل، اہل بنتا ہے

گفتگو میری، آبرو میری
ہے فقط ایک ذات کا صدقہ
اک خزف ریزہ بن گیا یاقوت
سرورِ کاینات کا صدقہ

نور ہوں، بے پناہ قوت ہوں
طور ہوں، جلوۂ فتوت ہوں
کجکلا ہوں سے مانگتا ہوں خراج
خاکِ راہ درِ نبوت ہوں

آپ کے قدِ دلنواز کی یاد
زندگی کا ہرا بھرا سایہ
آپ کا نام حرزِ جانِ عزیز
آخرت کا عظیم سرمایہ

مجھ کو مایوسیوں نے گھیرا تھا
سلسلہ غم کا ہوگیا تھا دراز
تیرے آتے ہی دل ہوا روشن
اے تمنّائے خاکِ پاکِ حجاز

غالبًا میرے دل سے نکلی تھی
ملتزم میں دُعا ہوئی تھی قبول
میں نے دوبار حاضری دی ہے
کاش ہر سال کا بنے معمول

وقفے وقفے سے آج ساری رات
مجھ کو بابُ السلام یاد آیا
چار جانب سے تھا غموں کا ہجوم
دفعتاً تیرا نام یاد آیا

غارِ ثور و حرا میں میری نظر
چار سُو ندرِ ارتعاش رہی
عرفات و منیٰ و بطحا میں
مجھ کو بس آپ کی تلاش رہی

کچھ نمازیں ریاضِ جنت میں
اور کچھ رو بقبلۂ حاجات
پڑھ چکا اور پھر یہ راز کھلا
پڑھ رہا تھا میں یا نبی صلوات

زمزم و مروہ و صفا کے بیچ
سنگِ اسود کے پاس بااکرام
ملتزم میں، حطیم و منبر پر
جلوہ گر تھے میانِ رکن و مقام

میں قدم چوم لوں گا آقا کے
بابِ جبریل سے گزرنے دے
جنت و حور زاہدوں کو بخش
مجھ کو اس سر زمین میں مرنے دے

سامنے تھا مزارِ پُر انوار
پہرہ دیتی تھی فوجِ آلِ سعود
میرا دل اُن کی زد سے تھا محفوظ
وہ تمہاری طرف تھا سر بسجود

زحمتِ انتظار تلخ سہی
کتنا شیریں ہے انتظار حبیب
دل میں اک آگ سی دہکتی ہے
یاد آتا ہے جب دیارِ حبیب

جب میں جینے کی بات کرتا ہوں
میں قرینے کی بات کرتا ہوں
بات جینے کی اور قرینے کی
میں مدینے کی بات کرتا ہوں

لوگ کہتے ہیں جنتِ کشمیر
حسن کے تاج کا نگینہ ہے
یہ میرے جسم کا وطن ہے مگر
میرے دل کا وطن مدینہ ہے

رفعتِ شانِ سیّد لولاک
برتر از فہم و سرحدِ ادراک
سرمۂ چشم اولیاء کرام
اے دیارِ حبیب تیری خاک

آپ کو دیکھ کر امیروں کا
حاکموں کا اُتر گیا غازہ
آپ کے در سے آکے پھر نہ کبھی
کھٹکھٹایا کسی کا دروازہ

درِ میر و وزیر و سلطان کا
اے مرے دل کبھی طواف نہ کر
اے غلام محمد عربیؐ
چاک یوں پردۂ عفاف نہ کر

پڑگیا ہوں درِ حبیب سے دُور
مرحلہ سخت آزمایش کا
کاش منظور ہو مدینے میں
سلسلہ مستقل رہایش کا

بس رہا ہے بدن میں دردِ فراق
میری رگ رگ میں میری نس نس میں
درِ دولت پہ رات دن رہتا
کاش یہ بات ہو مرے بس میں

آپ کے در سے دُور، کافی دور
جی رہا ہوں میں بادلِ غم ناک
کاش پھر حاضری کا اِذن ملے
پھر چلا آؤں بادلِ صد چاک

آپ کی دلنواز یادوں کا
جامِ آبِ حیات پیتا ہوں
یہ نہ ہوتا تو مرگیا ہوتا
آپ کا آسرا ہے جیتا ہوں

بارہا سوچتا ہوں خلوت میں
میں جو کرتا ہوں آرزوئے رسولؐ
کیا مناسب ہے زیب دیتا ہے
یہ تمنا اور ایک مردِ جھول

پھر دِیے جلتے ہیں امیدوں کے
کھلنے لگتے ہیں رحمتوں کے پھول
پھر تری بے پناہ رحمت کا
دل پہ ہوتا ہے بار بار نزول

یاس مٹتی ہے آس بڑھتی ہے
قدرِ شکر و سپاس بڑھتی ہے
روز و شب آپ کی زیارت کی
فکر رہتی ہے، پیاس بڑھتی ہے

صدرِ اول کے یاد آتے ہیں
سحر و شام اور ماہ و سال
ہر طرف عام دولتِ دیدار
عاشقانِ رسول مالا مال

آپ تھے، آپ کے صحابی تھے
مشغلہ رات دن عبادت تھا
ہر عمل میں رضائے حق مقصود
کس قدر عہدِ باسعادت تھا

شمع کے گرد جیسے پروانے
لبِ سرچشمۂ جلال و جمال
خود رسول خدا امامِ نماز
عرش کا زمزمہ اذانِ بلالؓ

تارِ بارانِ نور تھیں نظریں
رقص کرتے تھے نوریانِ فلک
نُور افشاں دلوں کی قندیلیں
جن سے روشن جبینِ حور و ملک

اس زمانے میں ہے مرے آقا
رائج الوقت سکۂ ابلیس
آج نافذ ہے وقت کا قانون
دجل، الحاد، زندقہ، تلبیس

اس زمانے میں بے وقوف ہے جو
کرے احکام حق کی پابندی
آج کل اہم فریضہ ہے
زن و فرزند کی رضامندی

تب یہ معیار تھا شرافت کا
عدل ہو، فضل ہو، صداقت ہو
اب معزز وہی ہے جن کے پاس
زور ہو زر ہو، زن ہو طاقت ہو

پال رکھے ہیں دل کے معبد میں
آرزوؤں کے نسر و لات و منات
سب ہوا ہوس میں گزری ہے
اِک متاعِ گراں بہا تھی حیات

خشک سالی کا دیو منہ کھولے
اژدہا بن کے ڈسنے والا ہے
میرا وجدان کہہ رہا ہے مجھے
ابرِ رحمت برسنے والا ہے

پھر چمن میں بہار آئے گی
پھر گلوں پر نکھار آئے گا
پھر رسولؐ خدا کا فیضِ نظر
بن کے ابرِ بہار آئے گا

گونج اُٹھے گا نغمۂ توحید
پھر یقین و عمل کی ہوگی جیت
سن کے پھر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
ہار جائے گا کفر کا عفریت

ہار جائے گا، مار کھائے گا
بلبلائے گا، تلملائے گا
بھاگ جائے گا سٹپٹائے گا
سامنے پھر کبھی نہ آئے گا

پھر جبینوں پہ ہوگا داغِ سجود
پھر زبانوں پہ ہوگا وردِ درُود
پھر بفضل خدا فنا ہوگی
عصرِ حاضر کی قوم عاد و ثمود

زندگی کی سلگتی وادی میں
دفعتہً دُور سے نظر آیا
آپ کی دلبری کا آبِ حیات
آپ کے لطف کا گھنا سایہ

قبلۂ عالم اولو الالباب
یاد ان کی مفتح الابواب
نام ان کا زباں پر آتے ہی
ہر بن مو سے سونگھتا ہوں گلاب

در دولت پہ آکے بیٹھا ہے
آپ کا ایک زر خرید غلام
بے محل ہے اگرچہ یہ جرأت
آپ کے نام بھیجتا ہے سلام

در پہ آیا ہے بن کے فریادی
ایک مظلوم بے سرو سامان
اور کس سے کہوں، کہاں جاؤں
ہے میرا ہاتھ آپ کا دامان

پیرِ ہشتاد سالہ و بیمار
روسیاہ و ضعیف و خوار و نزار
درِ دولت یہ ہاتھ پھیلائیے
بے مددگار، بے نوا، نادار

آپ کی اِک نظر کا ہے محتاج
جس سے ہلکا ہو بوجھ دل خوشنود
دولتِ لازوال حاصل ہو
حسنِ انجام عاقبت محمود

آرزو ہے کہ زندگی گزرے
آپ کے شرع و دین و آئیں پر
جب میں جانے لگوں یہاں سے کاش
آش تشریف لائیں بالیں پر

آپ کرتے ہیں وقتِ نزع کرم
اس پہ بس انحصار کرتا ہوں
یہ سبب ہے کہ ایک مدت سے
موت کا انتظار کرتا ہوں

بے حقیقت جہانِ بود و نبود
چند روزہ حیات سب بے سود
دم آخر زباں پہ جاری ہو
حسبنا اللہ، مصطفیٰ پہ درود

جب سے وابستہ ہوں ترے در سے
دل ہے شادان مطمئن، مسرور
چھوڑ دوں جب جہانِ فانی کو
ہاتھ میں ہو نجات کا منشور

فاتحِ مکہ، کا سرِ اصنام
دم زدن میں بدل دئے حالات
میرے دل پر بھی اک نگاہِ کرم
اس میں ساکن ہیں لاکھ لات و منات

آپ کے فیض سے خواص و عوام
بن گئے رند وہ بھی دُرد آشام
یا نبی، مجھ کو بھی عنایت ہو
مئے توحید کا لبالب جام

عمر بے وقعتی میں گزری ہے
کیجیے مجھ کو باوقار و وقیع
سر خرو کیجیے مجھے دے کر
اپنی ہمسائگی، مزارِ بقیع

ہم بھلا کیا لکھیں گے نعتِ رسول
نعت ہی نعت ہے خدا کی کتاب
آپ کی مدح سورۂ حجرات
نونؔ، یاسیںؔ، انبیا، احزاب

سیرت و نعت ہے قرآنِ شریف
خالقِ کاینات کی تصنیف
ایک جذبِ دروں کا ہے اظہار
کیا لکھے نعت ایک عبدِ ضعیف

ایک ناچیز کو شرف بخشا
ایک ذرے کو آفتاب کیا
اس زمانے میں نعت لکھنے پر
آپ نے میرا انتخاب کیا

حیف ہے گرسگانِ دینا کا
خوف کھاؤں، ادب سے بجھ جاؤں
آپ کے در کو چھوڑ کر آقا
کیسے در در کی ٹھوکریں کھاؤں

مال، اولاد، جاں فدائے رسول
وقف کر جسم و جاں رگ و ریشہ
مشغلہ جان کر نہ لکھ نعتیں
حبطِ اعمال کا ہے اندیشہ

میں خیالوں میں دور ہی سے سہی
آپ کے آس پاس رہتا ہوں
پھر یہ کیا بات ہے مرے آقا
کیوں میں اکثر اداس رہتا ہوں

ہاں، صفائی سے عرض کرتا ہوں
بارہا ڈر کے مارے مرتا ہوں
موت فطری ہے، وہ تو آئے گی
آزمایش سے سخت ڈرتا ہوں

مجھ کو محفوظ رکھ جہالت سے
غم و اندوہ سے کہالت سے
سخت تکلیف دہ علالت سے
مرض الموت کی طوالت سے

میں نے صدمے بہت اُٹھائے ہیں
دوست احباب آزمائے ہیں
آپ ہی اک رفیق اعلیٰ ہیں
اپنے بیگانے سب پرائے ہیں

میں بہت دیر تک جیا ہوں حضور
آخری وقت اب نہیں ہے دُور
جتنی گزری، فضول گزری ہے
حاصلِ عمر، سعیِ نامشکور

اس حقیقت کے باوجود کہ دل
حتی الامکان باطہارت ہے
عرضِ احوال کر گیا ہوں
جو بلاشک بڑی جسارت ہے

اس جسارت سے در گزر کیجیے
میرے افلاس پر نظر کیجیے
آپ سے، اپنے رب سے، محشر سے،
بے خبر ہوں میں، باخبر کیجیے

نعتیں

سحر کا وقت ہے بیدار ہے دل آگاہ
نزول رحمت پروردگار پر ہے نگاہ
درُود خواں ہے گل و خار و یاسمین و گیاہ
کلی کلی کی زبان پر ہے یا رسول اللہ

☆

نازہا دارم کہ دلدارم توئی
یا رسول اللہ مددگارم توئی

از غمِ دنیا و از فکر معاد
غافلم، دانم کہ غم خوارم توئی

خفتہ ام در سایۂ دیوارِ تو
یا محمد بختِ بیدارم توئی

چوں کنم اندیشۂ سود و زیاں
اندکم، شادم، کہ بسیارم توئی

منتِ ساحل کشیدن ابلہی است
کشتی و دریائے ذخارم توئی

از نگاہم لرزہ گیرد آفتاب
جلوہ فرما در شبِ تارم توئی

کعبۂ تعمیر کن از خاک من
پور ابراہیم! معمارم توئی

☆

رونقِ بازارِ امکانم توئی
کعبۂ شوق فراوانم توئی

جلوۂ پیدا و پنہانم توئی
شعلۂ شمعِ شبستانم توئی

عشق بے پروائے من گرم سفر
کشتی و گرداب و طوفانم توئی

تو مرا آموختی رمزِ حیات
جسم و جانم دین و ایمانم توئی

آبروئے ماز نامِ پاک تست
تابِ گیسوئے پریشانم توئی

لا والّا را نمیدانم کہ چیست
ہرچہ آید در نظر، دانم توئی

☆

اللہ اللہ ایں عنایت یا رسول ہاشمی
سر نہادم زیرِ پایت یا رسول ہاشمی

کاروانِ نسل آدم خفتہ وآشفتہ بود
خاست از بانگِ درایت یا رسول ہاشمی

سایہ گستر شو بحشر ہم بہ دنیا از کرم
کن مہماتم کفایت یا رسول ہاشمی

نازہا دارم بریں دل کاندرو ساکن نشد
ہیچ محبوبے سوایت یا رسول ہاشمی

یک نگاہے کیمیا سازے کہ گردد مستنیر
جانم از شوق لقایت یا رسول ہاشمی

ارمغاں آوردۂ از حق کہ ماند تا ابد
نسخۂ رشد و ہدایت یا رسول ہاشمی

☆

تزئین کائنات رسول خدا کی بات
تنویر شش جہات، رسول خدا کی ذات

مجموعۂ صفات رسول خدا کی ذات
عرفانِ عینِ ذات، رسول خدا کی ذات

وہ چال ڈھال جیسے کہ شاداب ڈال ڈال
سرسبز پات پات، رسولِ خدا کی ذات

جہلِ خرد کی شور زمین میں چھپا ہوا
سرچشمۂ حیات، رسول خدا کی ذات

مایوسیوں کی تیرہ و تاریک رات میں
قندیل التفات، رسول خدا کی ذات

ہے عارضِ صبیح محمد طلوعِ مہر
صبحِ شبِ برات، رسولِ خدا کی ذات

ایک رو سیاہ طالبِ سرمایۂ نجات
سرمایۂ نجات، رسولِ خدا کی ذات

☆

اللہ کا کلام، رسولِ خدا کا نام
جبریل کا پیام، رسولِ خدا کا نام

ذکر محمد عربی موجِ سلسبیل
کوثر کا دورِ جام، رسولِ خدا کا نام

محروم ہو کہ محرم رازِ شب الست
منشورِ فیض عام، رسولِ خدا کا نام

کیا ہوگی اس سے بڑھ کے تری بندہ پروری
لیتا ہے اک غلام، رسولِ خدا کا نام

باوصفِ معصیت یہ سیہ کار مو سفید
جپتا ہے صبح و شام، رسولِ خدا کا نام

یا رب ہمارے ہر بُنِ مو سے بوقتِ نزع
جاری ہو تیرا نام، رسولِ خدا کا نام

☆

شاہوں سے شہنشاہوں سے کہو، میں حلقہ بگوش محمدؐ ہوں
خطرے کی کمینگاہوں سے کہو، میں حلقہ بگوش محمدؐ ہوں

چیتے کا کلیجہ کٹتا ہے، جب مجھ سے مقابل ہوتا ہے
اس دور کے روبا ہوں سے کہو، میں حلقہ بگوش محمدؐ ہوں

اک آہ میں ہم نے دیکھا ہے سو سال کی راہیں کٹتی ہیں
پُر پیچ کٹھن راہوں سے کہو، میں حلقہ بگوش محمدؐ ہوں

میں اس کی حفاظت کی خاطر ہر چیز نچھاور کردوں گا
تہذیب کے بدخواہوں سے کہو، میں حلقہ بگوش محمدؐ ہوں

اس روح کی بےتابی کو ادب سے اپنے اندر جذب کریں
صحر کی کھلی باہوں سے کہو، میں حلقہ بگوش محمدؐ ہوں

☆☆☆

☆

راستے میں ایک بستی تھی وہاں کعبہ بھی تھا
میں نے دیکھا تھا مدینے کی طرف جاتے ہوئے
میری منزل آپ تھے، اور میرا کعبہ آپ تھے
میرا قبلہ آپ تھے، جاتے ہوئے آتے ہوئے

☆☆☆

☆

حلقۂ درس میں آتے رہے جبریل امین
مصحف روے مبارک کی تلاوت کے لیے

اس مرے دل کو جلا بخش بہ فیضان نظر
یہ جو بدنام ہے دیرینہ قساوت کے لیے

بو لہب موردِ لعنت ہوا تا روزِ حساب
آپ کی ذات مقدس سے عداوت کے لیے

زندگی تلخ ہے اے چشمۂ شرین حیات
اک تبسم کی سخاوت ہو حلاوت کے لیے

☆☆

☆

مایوسیوں میں دل کا سہارا نبی کا نام
صاحب دلوں کی آنکھ کا تارا نبی کا نام

آسانیوں نے مجھ کو گلے سے لگا لیا
دشواریوں میں جب بھی پکارا نبی کا نام

عشق محمدی میں خدا کا شریک ہوں
دونوں کو حد سے بڑھ کے ہے پیارا نبی کا نام

میرے لیے ہے شوکت کسرائے نبی کا عاشق
فال و فرسکندر و دارا نبی کا نام

یا رب مری زباں پر رواں ہو بوقتِ نزع
نام خدا کے ساتھ دلارا نبی کا نام

☆☆☆

☆

اے غلامِ شہِ لولاک لما
تیرا ہر بول رہے گا بالا
زیست کا غم ہو کہ اندیشۂ مرگ
لا تخف اِنّک اَنت الاعلیٰ

☆

اعیانِ رسل، جن و بشر، حور و ملایک
صحنِ چمن و نسترن و بلبل و مینا
جس نے تجھے دیکھا وہ تہِ دل سے پکارا
تاللہ لقد آثرکَ اللہُ عَلَینَا

☆

یہی ہے حفظِ مراتب یہی ہے راہِ ہدی
خدا خدا ہے، رسول خدا، رسولِ خدا
رسول بندۂ مطلق، خدا سمیع وبصیر
نہ یہ خدا سے جدا ہے نہ وہ نبی سے جدا

☆☆

حلول بندہ و معبود کا نہیں ممکن
یہی عقیدہ ہے بیشک عقیدہ مومن

اشاریہ

صفحہ: ''کَانَ خُلُقُہٗ القُرآن''

ام المومنین حضرت عائیشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کچھ لوگوں نے حضور کے اخلاق، آداب، اور عادات کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا ان کا اخلاق قرآن مجید ہے۔

صفحہ: ''دَلَایِلُ الخَیرَ ات''

حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا مجموعہ ہے۔ اس کے سات حزب ہیں اور سات روز کے لیے مخصوص ہیں، اس کے مولف اپنے وقت کے ولی کامل حضرت ابوعبداللہ محمد بن سلمان الجزولی ہیں اور آپ کا سلسلہ نسب اٹھارہ پشتوں سے حضر امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ آپ کا طریقہ شاذلیہ ہے۔ سوس افریقہ کے رہنے والے تھے۔ مراقش میں تعلیم حاصل کی اور وہیں پڑھاتے رہے، ان کے کمالات علمی وروحانی کی تفصیل کتابوں میں موجود ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

صفحہ:

ہجرت کے موقع پر حضور پرنور اپنے یارِ غار امیر المومنین سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ غارِ ثور میں پناہ گزین تھے۔ دشمن تعاقب کرتے کرتے وہاں پہنچے تو حضرت صدیق اکبر گھبرا گئے۔ آپ نے فرمایا ''لَا تَحزَنُ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا'' غم نہ

کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(۲) فتح مکہ کے موقع پر جب تمام قریش مغلوب ہوئے، تو وہ بہت پریشان ہو گئے۔ کیونکہ ان کو وہ ساری اذیتیں یاد آ گئیں جو انھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچائی تھیں، آپ نے اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آج تم لوگوں کا میرے بارے میں کیا خیال ہے۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا، آپ ہمارے کرم کرنے والے بھائی اور کرم کرنے والے بھائی کے بیٹے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا "لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ، اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ" تم پر کوئی سرزنش نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

صفحہ:

عبد و معبود میں رہا باقی بُعد بس صرف دو کمانوں کا معراج نبوی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب آئے اور قریب آئے، اس قدر قریب کہ ہم میں اور ان میں صرف قوسین یعنی دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اسے بھی کم۔ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔

۲۔ قرآنِ مجید میں جہاں جہاں انبیاء کا ذکر آیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے نام کے ساتھ عبد کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ عَبدَنَا اَیوب، عَبدَنا، ذکریا وغیرہ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جہاں بھی آیا ہے وہاں ان کا نام لیے بغیرہ عبدہٗ کہا گیا ہے۔، یعنی اللہ کا بندہ خاص۔ نام لینے کی ضرورت نہیں۔ گویا جس طرح اللہ تعالیٰ معبود مطلق ہیں، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی عبد مطلق ہیں۔ اور ان کے مقامِ عبدیت میں ان کا کوئی شریک نہیں۔

صفحہ: نُون ووالنجم

قرآنِ مجید کی دو سورتیں ہیں، نون سورہ نمبر ۶۸ اور والنجم سورہ نمبر ۵۳ ہے۔ دونوں سورتوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہے، سورہ نون میں

فرمایا گیا ہے۔ دشمنوں کا یہ طعنہ بے بنیاد ہے کہ آپ خدانخواستہ مجنون ہے۔ آپ کو تو ہم نے خلق عظیم کی خلعت پہنادی ہے۔ اور سورۂ والنجم میں ارشاد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من گھڑت کہانیاں نہیں کہتے۔ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ سب ہماری طرف سے ان پر وحی کی جاتی ہے۔ اس سورت میں معراج نبوی کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ عبد و معبود میں صرف دو کمانوں کا فاصلہ بلکہ اس سے بھی کم رہ گیا۔

صفحہ: اصحاب کہف کا چھٹا

قرآن مجید میں اصحاب کہف کا قصہ بیان فرمایا گیا ہے اصحابِ کہف کی تعداد کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں پانچ ہیں اور چھٹا ان کا کتّا ہے۔ بعض کہتے ہیں سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے چار یار بھی ہوں تو وہ پانچ ہوئے اور میں ان کا چھٹا یعنی اصحابِ کہف کا چھٹا بن جاؤں تو کیا دریغ ہے۔ خاقانی نے بہت پہلے یہی مضمون باندھا ہے۔

گر با تو چہار یار ہم زیست　　　گر من ششم شُما بوم چیست

صفحہ

ابوجہل کا اصلی نام عمر بن ہشام تھا۔ دانشمندی اور زیرکی کے سبب اُسے ابوالحکم (یعنی دانائی کا باپ خطاب دیا گیا تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں سب سے پیش پیش تھا، اور اس کا نام ابوجہل پڑ گیا، اور تاریخ میں اسی نام سے مشہور ہوا۔

صفحہ:

غارِ ثور، مکہ سے مدینہ ہجرت کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس غار میں اس وقت تک پناہ گزین ہوئے جب تک تعاقب کرنے والے دشمنوں کا خطرہ ٹل گیا۔

غارِ حرا: مکہ کے پاس جبل نور پر وہ غار جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے خلوت نشین رہ کر یاد الٰہی کیا کرتے تھے۔ یہیں آپ ؐ پر پہلی وہی وحی اِقْــرَأْ بِـاسْــمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ نازل ہوئی۔

عرفات: وہ میدان جہاں ۹/ذی الحجہ کو ہر حاجی کے لیے پہنچنا ضروری ہے۔ اگر نہ پہنچ سکا تو حج نہیں ہوگا۔

منیٰ: عرفات اور مکہ کے درمیان ایک مقام ہے جہاں حجاج عرفات جاتے ہوئے رُکتے اور پانچ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ واپسی پر وہاں ڈھائی دن قیام کرتے، شیطانوں کے مجسموں پر کنکریاں مارتے، قربانی کرتے اور بال منڈواتے ہیں۔

بطحا: مکہ مکرمہ کا دوسرا نام ہے۔

باب السلام: مسجد حرام اور مسجد نبوی کے دروازوں کا نام ہے۔ مسجد حرام میں حضور اسی دروازے سے آتے تھے۔

ریاض جنت:

مسجد نبوی کا وہ حصہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد مبارک اور منبر شریف کے درمیان ہے ریاض جنت کہلاتا ہے۔ یہ نام اس جگہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عطا فرمایا ہے۔

زمزم: مسجدِ حرام کے احاطے کے اندر زمزم کا وہ کنواں ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ایڑیاں رگڑنے سے نکلا تھا یہ عجیب وغریب اور بابرکت کنواں پانچ ہزار سال سے روز وشب پانی سپلائی کرتا رہتا ہے اور دنیا کا کوئی گوشہ نہیں جہاں اس کا پانی تبرک کے طور پر نہیں آتا۔ پھر بھی اس کے پانی میں کوئی کمی نہیں آتی۔

مروہ اور صفا: دو پہاڑیاں تھیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ انہی دو پہاڑیوں کے درمیان سات دفعہ دوڑی تھیں تاکہ کوئی آدم زاد نظر آئے

اور وہ اپنے نومولود حضرت اسماعیل کو کچھ نہیں تو پانی کے چند قطرے ہی دے سکیں۔ اسی دوران زمزم کا کنواں نمودار ہوا تھا۔ حجاج کے لیے یہ دوڑ جسے سعی کہتے ہیں لازمی ہے۔

سنگ اسود: وہ کالا پتھر ہے جو بنائے کعبہ کے وقت اس میں نصب ہوا ہے، کعبہ کی تعمیر نو کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے اسے اُٹھا کر اس جگہ رکھا تھا، جہاں وہ اب ہے، حجاج اور زائرین اسے سنت نبوی کے اتباع میں چومتے ہیں۔

ملتزم: کعبہ کے دروازہ کا چوکھٹا پتھر کا ہے۔ اس کا نچلا حصہ ملتزم کہلاتا ہے۔ روایت ہے کہ اسے تھام کر جو بھی دُعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کے وقت ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

حطیم: دراصل کعبہ کا ایک حصہ ہے جسے الگ چھوڑ کر مرمر کی دیوار سے محدود کر دیا گیا ہے۔ اس میں نفلیں پڑھی جاتی ہیں۔ مگر فرض نمازیں نہیں پڑھی جاتی۔

رُکن: رُکنِ یمانی ہے، یہ کعبہ شریف کا ایک کونا ہے دوسرے کونے پر سنگ اسود ہے۔

مقام: مقام ابراہیم ہے۔ یہ دراصل وہ پتھر ہے جس پر چڑھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی دیواریں اٹھاتے تھے۔ اس پتھر کو ایک حجرے میں محدود کر دیا گیا۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر ہے اور سعی وطواف کے بعد یہاں دوگانہ ادا کرنے کا حکم ہے۔

باب جبریل

باب جبریل وہ دروازہ ہے جس طرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پائے مبارک ہیں۔ یہ بڑے سکون کا مقام ہے اور یہاں بیٹھ کر انسان کسی اور عالم میں جا پہنچتا ہے۔

سورۃ حجرات: سورہ حجرات میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھیں، بات کریں اور آداب ملحوظ رکھیں۔

سورۂ نون کے متعلق تفصیل گزر چکی ہے۔

سورۂ یاسین کو قلب القرآن کہا گیا ہے۔ اور اس میں آپ کو بتادیا گیا ہے کہ وہ دشمنوں کی زد سے محفوظ رہیں گے اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑیں گے اور ان کی بصارت اس وقت کام نہیں کریگی جب آپ ان کے نرغے سے نکل جائیں۔

سورہ انبیاء میں آپ کو رحمۃ للعالمین کا لقب دیا گیا ہے۔

سورہ احزاب: میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب کو کس طرح ملحوظ رکھ سکتے ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے داعیاً الی اللہ اور سراجاً منیرا کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔

صفحہ یہ نعت ارض مقدس اور دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوئی ہے۔ خدا کرے کہ مصنف کی یہ دُعا قبول ہو۔

اِک روسیاہ طالب سرمایۂ نجات سرمایۂ نجات، رسولِ خدا کی ذات

صفحہ: لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى، قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

۲۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

برادرانِ یوسف نے جب ان کو عزیز مصر کی حیثیت میں پہنچانا، تو وہ اپنے اس برتاؤ پر شرمسار ہوئے جو انھوں نے حضرت یوسف کے ساتھ روا رکھا تھا، اب ان کو یہ عزت دیکھ کر گھبرا بھی گئے۔ اور فوراً پکار اُٹھے اللہ کی قسم اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ اور ہم خطاوار ہیں۔ اس کے جواب میں حضرت یوسف نے کہا جاؤ تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ اللہ تمہاری مغفرت فرمائے!